لباسِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی

برائے ایصالِ ثواب

مرحوم اقبال شاہ مرحوم حاجی بشیر شاہ، مرحومین اُمّتِ مسلمہ

نوری مشن مالیگاؤں

پیش کش: رضالائبریری مالیگاؤں

قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ط (سورۂ اعراف:۲۶)
بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو،

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۱۷
بفیض: تاج دار اہلِ سنّت مفتی اعظم علامہ محمد مصطفیٰ رضا نوری وحضور تاج الشریعہ علیہما الرحمۃ
زیر سرپرستی: امینِ ملت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی مدظلہ العالی، مارہرہ مطہرہ

لباسِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی
ایم۔اے (گولڈ میڈلسٹ)، پی۔ایچ۔ڈی
(صدارتی تمغہ، اعزازِ فضیلت)

ناشر: **نوری مشن** مالیگاؤں
رابطہ: مدینہ کتاب گھر، مدینہ مسجد، اولڈ آگرہ روڈ، مالیگاؤں
سن اشاعت ۱۴۴۱ھ/ ۲۰۲۰ء......ہدیہ: دعاے خیر
9325028586, 9273574090, gmrazvi92@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

لباسِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لباس انسانی فطرت کا تقاضا ہے، چنانچہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا جنتی لباس اُتر گیا تو آپ نے جنت کے پتوں سے اپنے جسم کو چھپایا، جس کا ذکر قرآن مجید میں اس طرح سے ہے:

''پھر شیطان نے ان کے جی میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھول دیں ان کی شرم کی چیزیں جو ان سے چھپی تھیں۔'' (۱)

دوسری جگہ فرمایا:

ان کو بہکایا یہاں تک (کہ) جنتی لباس اُتر گیا، شرم کی چیزیں کھل گئیں اور اپنے بدن پر جنت کے پتے چھپانے لگے۔ (۲)

ان آیات سے یہ بھی معلوم ہوا، اصل میں لباس پہننا جنتیوں کی سنت ہے۔ قرآن کریم میں جنت کے نفیس (۳) کپڑوں اور ریشمی پوشاک کا ذکر بھی موجود ہے۔ (۴)

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اِس عالم آب و گل میں تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے طفیل اپنے بندوں پر کرم فرمایا، اور ان کے لیے لباس اُتارا، چنانچہ قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد فرمایا:

''اے آدم کی اولاد بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ جو تمہاری آرائش ہو اور پرہیزگاری کا لباس سب سے بھلا'' (۵)

اس آیت کریمہ کا آخری جملہ ''وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَيْرٌ''...... اپنے اندر ایک جہان معنی رکھتا ہے ''لباسِ تقویٰ'' پر قوموں کی عظمت کا دارومدار ہے...... یہی باطنی لباس قوموں کی قسمت کا فیصلہ کرتا ہے...... اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے تمام بندوں کے لیے لباس اُتارا ہے لیکن مجاہدین اسلام کے لیے بھی حضرت داؤد علیہ السلام کو لوہے کا ایک خاص لباس بنانا سکھایا چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

''اور ہم نے اسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آگ سے بچائے۔'' (۶)

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی غزوات میں یہ لباس استعمال فرمایا......اور تو اور دن کا لباس بنایا اوراس کو رات کی چادر اُڑھائی چنانچہ قرآن حکیم میں ہے:

''اور رات کو پردہ پوش کیا۔''(۷)

دوسری جگہ فرمایا:

''اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ کیا۔''(۸)

المختصر! لباس حضرت آدم علیہ السلام اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، جنتیوں کے لیے جنت میں لباس ہے اور دُنیا والوں کے لیے دُنیا میں لباس ہے۔

ہر چیز جسے پہنا جاتا ہے لباس ہے......لباس کے استعمال میں بنیادی بات یہ ہے کہ وہ حلال کی روزی سے بنایا گیا ہو......لباس کا انسانی سیرت سے قوی تعلق ہے، وہ انسانی سیرت پر اثر انداز ہوتا ہے، اگر پہننے والے کا کردار مضبوط ہو تو دوسری اقوام پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے......لباس کے جہاں اور مقاصد ہیں وہاں یہ چار مقاصد بھی ہیں:

۱۔جسمانی

۲۔اخلاقی

۳۔قومی اور مذہبی

۴۔روحانی

جسمانی مقصد یہ ہے کہ جسم کو گرمی اور سردی کی تکلیف سے بچایا جائے، اخلاقی مقصد یہ ہے کہ انسان کے بدن کے جن حصوں پر دوسروں کی نظر نہیں پڑنی چاہیے وہ چھپے رہیں۔قومی اور مذہبی مقصد یہ ہے کہ ملی تشخص باقی رہے اور مسلمان بحیثیت مسلمان معاشرہ میں جانا پہچانا جائے......روحانی مقصد یہ ہے کہ نظر اِدھر اُدھر بھٹکنے سے بچی رہے اور یکسوئی حاصل رہے، جو کامیاب زندگی کے لیے بہت ضروری ہے......عربوں میں قریش کے علاوہ بعض قبائل برہنگی کو عیب نہیں سمجھتے تھے، حتیٰ کہ ایامِ حج میں کپڑے اُتار کر خانۂ کعبہ کا طواف کرتے تھے(۹)......ہندستان کے بعض غیر مسلم ہندو فرقہ تو شَرم گاہوں تک کی عبادت کیا کرتے تھے(۱۰)......اسلام میں ستر پوشی کو تقدس ملا اور عورتوں اور مَردوں دونوں کے لیے ستر پوشی کی حدود قائم کی گئیں جس کے معاشرہ پر حیرت انگیز اَثرات مرتب ہوئے......اسلام میں تنہائی کے اندر بھی بے وجہ ستر کھولنا پسندیدہ نہیں،

ایک صحابی کے استفسار پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
خدا تو دیکھتا ہے اس سے سب سے زیادہ حیا کرنی چاہیے۔(۱۱)
برہنگی کے متعلق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کبھی برہنہ نہ ہو کہ تمہارے ساتھ فرشتے رہتے ہیں، وہ برہنگی کے وقت علیٰحدہ ہو جاتے ہیں، تم ان سے شرم کرو اور حیا رکھو۔ (۱۲)

اسلام میں مَردوں کے لیے ناف سے گھٹنوں تک......آزاد عورتوں کے لیے پیشانی کے بال سے ٹخنوں تک......کنیزوں کے لیے پیٹ اور پیٹھ تک کا حصہ ستر قرار پایا، یعنی ان حصوں کو چھپانا شرعاً ضروری ہے......ایسا لباس جس سے یہ حدود پامال ہوتے ہوں مسلمان کی شان کے لائق نہیں......ہر مسلمان مَرد و عورت کو اسلامی غیرت کا نمونہ ہونا چاہیے۔ اقبالؔ نے سچ کہا ہے ؎

غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاج سرِدار

O

مکان، لباس اور غذا ہماری زندگی کے اہم مقاصد میں سے ہیں، مگر یہ چیزیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد میں نہیں تھیں، البتہ ضروریات میں سے تھیں...... کچے پکے مکان، سیدھا سادا لباس، ہلکی پھلکی غذا، اللہ اللہ باقی ہوس۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تصور عطا فرمایا کہ زندگی کا اصل مقصد تو عبادت ہے، زندگی پیدا کرنے والے خالق نے یہی فرمایا اور حق فرمایا......مگر عبادت کا لفظ آتے ہی ہمارے ذہنوں میں مسجد کا تصور گھوم جاتا ہے، جس سے خاص طور پر نماز نہ پڑھنے والا گھبرا جاتا ہے، اور بدکنے لگتا ہے...... بے شک! نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ فرض ہے مگر عبادت کا مفہوم تو بڑا وسیع اور ہمہ گیر ہے، زندگی کا ہر شعبہ اس میں شامل ہے......افسوس! ہماری زندگی کے مقاصد میں عبادت کا تصور ہی نہیں، باقی سب کچھ ہے......عبادت یہ ہے کہ ہر جائز کام اپنے نفس کے لیے نہیں بلکہ اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے......یہی اخلاق کی جان ہے، اسی سے نیتوں کی بہار ہے......ہماری نیتیں ٹھیک نہیں اسی لیے ہر طرف نفسا نفسی ہے......عبادت کا تصور مثالی معاشرہ کی تشکیل کرتا ہے، جہاں سب ایک دوسرے کی مدد کے لیے دوڑتے نظر آتے ہیں، کوئی کسی سے حسد نہیں کرتا، کوئی کسی کی ٹانگ نہیں کھینچتا...... یہ انسانوں کا معاشرہ ہے، یہ حیوانوں اور درندوں کا معاشرہ نہیں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری لباس سے زیادہ باطنی لباس پر زور دیا......اب تو ظاہری لباس رہ گیا، سارا زور اسی پر ہے اور باطنی لباس تو عام طور پر کوئی جانتا بھی نہیں، اگر ظاہر پرستوں کو بتائیں بھی تو وہ منہ تکتے رہ جائیں۔

ہماری نظر ہر شئے کے ظاہر پر رہتی ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظریں اشیا کے باطن پر رہتی تھیں (۱۳) ان کے غلاموں کی نظریں بھی باطن پر رہتی تھیں...... دورِ جدید کے بعض انسانوں میں کچھ نہ رہا، سب کچھ کپڑوں میں آ گیا، آج محض کپڑوں سے انسان کو وقار مل رہا ہے، کل کپڑوں کو انسان سے وقار ملتا تھا......حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیوند لگے کپڑے پہنے جا رہے ہیں، لنکا سے مدینہ منورہ آنے والے ہندوؤں نے جب یہ حیرت ناک منظر دیکھا اور واپسی پر آنکھوں دیکھا حال لنکا جا کر سُنایا تو سب لوگ فاروق اعظم کی یاد میں پیوند لگے کپڑے پہننے لگے۔ (۱۴) اللہ اکبر...... فاروق اعظم کے وجود سے پیوند لگے کپڑوں کو یہ وقار ملا کہ سمندر پار ہندو بھی ان کے گرویدہ ہو گئے......آج ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے، کپڑے پھٹ گئے تو سیرت تار تار ہو گئی...... یہ سیرت بھی کوئی سیرت ہے، جو گردشِ لیل و نہار کے نذر ہو گئی، سیرت تو وہ ہے جو زمانہ پر اپنا نقش ثبت کر دے ع

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما!

ہم نے ضرورتوں کو مقاصد بنا لیا ہے، یہی سب سے بڑی خرابی ہے......مکانوں کی ٹیپ ٹاپ، کپڑوں کی سج دَھج اور مرغن غذاؤں کی تیاریوں میں لگے رہتے ہیں، اپنے جان سے غافل، انجام سے بے خبر صبح شام مصروف ہیں، سوتے جاگتے اسی فکر میں غلطاں و پیچاں ہیں......سکون ملے تو کیسے ملے؟......دیوانگی سی دیوانگی ہے!......اسی دیوانگی کی طرف قرآن حکیم نے اس طرح اشارہ فرمایا:

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ط (۱۵)

''تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔''

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں بند کر کے زندگی گزارنے والوں کو آنکھیں کھول کر زندگی گزارنے کا سلیقہ بتایا، کپڑے پہننے کی تحریک ہی نہیں فرمائی سلیقہ بھی بتایا......انسان کو جانوروں سے ممتاز فرمایا......مگر کچھ انسان جانور بننا پسند کرتے ہیں......حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے باطن کی تعمیر و تزئین پر زور دیا، آپ نے ناپائیدار زندگی کو پائیدار بنایا، ایسے پختہ انسان بنائے

جیسے مضبوط قلعہ، ایسے کم زور انسان نہیں جیسے ریت کے گھروندے اور مٹی کے ڈھیر۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں، پیاری پیاری باتیں، میٹھی میٹھی باتیں...... ان باتوں کی مٹھاس کا عالَم عاشقوں کے دل سے پوچھیے، عقل والے اس مٹھاس سے نا آشنا ہیں...... یہی باتیں سرمایۂ آخرت ہیں، یہی باتیں ذخیرۂ محبت ہیں...... آیئے! یہی باتیں کریں اور جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری اداؤں کا نظارہ کریں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا قومی لباس زیب تن فرماتے (۱۶) آپ کا ارشاد ہے:

من تشبہ بقوم فھو منھم (۱۷)

اس حدیث پاک سے قومی لباس اور قومی عادات واطوار کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے، یہ لباس ایسا ہونا چاہیے جس کو امیر وغریب سب یکساں طور پر پہن سکیں، اُمّتِ مسلمہ میں قومی لباس کی اہمیت کا احساس نہیں رہا، اس کا قومی تشخص مجروح ہو چکا ہے، ہمیں دل وجان سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنا چاہیے...... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے 'عمامہ' استعمال فرمایا، بالخصوص عیدین میں سیاہ عمامہ، مگر بقول شیخ عبدالحق (محدث) دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اکثر سفید عمامہ استعمال فرماتے...... آپ کا ایک عمامہ شریف تھا جس کا نام سحاب تھا (۱۸)...... عمامہ کے لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد قابلِ توجہ ہے:

''عمامہ مومن کے لیے وقار اور اہلِ عرب کے لیے عزت ہے جب اہلِ عرب عمامہ اُتار دیں گے تو عزت بھی اُتار دیں گے۔'' (۱۹)

عرب ممالک بالخصوص سعودی عرب میں عمامے عنقا ہو گئے ہیں، اس کی جگہ عقال نے لے لی اور عمامہ کی جگہ عقال قومی شعار قرار پایا (یعنی رسی اور رومال)، اس کے بدعت ہونے میں کوئی شک نہیں، مگر اس طرف کوئی توجہ نہیں کرتا، کیوں کہ اصل بدعت وہ ہے جس سے سنت مٹ جائے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ عرب کے لیے جو پیش گوئی فرمائی تھی ہم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، اور کانوں سے سُن رہے ہیں، کھوئی ہوئی عزت کو ہم اتباعِ سنت ہی سے پا سکتے ہیں...... الحمدللہ عمامے برصغیر میں موجود ہیں، مگر اب رفتہ رفتہ کم ہو رہے ہیں، علما و مشائخ میں رومال اور ٹوپی کا رواج عام ہو گیا ہے، ٹوپی تو سنت ہے؛ البتہ عمامہ کی جگہ رومال بدعت معلوم ہوتا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید ٹوپی، یمن کی ٹوپیاں، شامی ٹوپی، مصری ٹوپی، کانوں

والی ٹوپی، سر مبارک سے چمٹنے والی ٹوپی اور باڑ والی ٹوپی استعمال فرمائی ہے (۲۰)......لوہے کا خود بھی استعمال فرمایا ہے۔(۲۱)

ام المؤمنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

کپڑوں میں حضور کو قمیص پسند تھا۔ (۲۲)

(یعنی جیب والا کرتا جو عبا کے نیچے پہنا جاتا ہے۔)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا گریباں کبھی شانوں (۲۳) پر ہوتا......کبھی بند ہوتا، کبھی کھلا ہوتا......آپ نے صوف واُون کا لباس اور سخت کپڑے کا لباس بھی زیب تن فرمایا......

حضرت اسامہ بن زید کی روایت کے مطابق علالت کے دوران آپ نے یمنی چادر میں نماز پڑھائی، جمعہ وعیدین میں یمنی چادر استعمال فرماتے، پھر لپیٹ کر رکھ دیتے (۲۴)...... آپ نے گہری سرخ رنگ کی دھاری دار چادر اور جوڑا بھی استعمال فرمایا، جس کو 'حلہ حمرا' کہا جاتا تھا، یا حبرا (دو منقش یمنی چادریں) کہا جاتا تھا(۲۵)...... یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب تھیں (۲۶)......سندھ (پاکستان) میں ان چادروں کو 'اجرک' کہا جاتا ہے، اس میں گہری سرخ رنگ اور سیاہ چھپائی والی دو چادریں جڑی ہوئی ہوتی ہیں......زمانۂ قدیم سے یہ چادریں سندھ سے یمن برآمد کی جاتی تھیں، بعض محققین کا خیال ہے کہ اسی 'اجرک' کو 'بُرد یمانی' کہتے ہیں...... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سبز چادریں بھی استعمال فرمائیں، وفود کی آمد کے موقع پر سبز رنگ کی یہ چادریں اور تہبند استعمال فرماتے تھے۔ جو ایک عرصہ خلفا کے پاس محفوظ رہیں، جب یہ چادریں بوسیدہ ہوگئیں تو چاروں طرف کپڑے کی گوٹ لگالی گئی۔(۲۷)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکے رنگ کی دو زعفرانی چادریں بھی استعمال فرمائیں۔(۲۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کے مطابق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سیاہ چادریں بھی استعمال فرمائیں۔(۲۹)......آپ نے طیلسان (سبز، سفید، سیاہ چادریں) طویل و عریض چادریں، مثلث و مربع بڑا رومال بھی استعمال فرمایا......بحرانی موٹے حاشیہ والی چادر، سیاہ رنگ کی صوف کی چادر بھی استعمال فرمائی......ایک مرتبہ پھول دار چادر بھی استعمال فرمائی مگر ناپسند فرماتے ہوئے جلد ہی اُتار دی۔ (۳۰)

بردصحاری بھی استعمال فرمائی، خمیصہ (چوکور سیاہ کمبل)، قطیفہ (سفید چادر)، سحولی

(سفید کپڑے)، بھی استعمال فرمائے...... قطیفہ میں سر مبارک کی طرف طروات کا نشان تھا، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا دھون ایک لاعلاج مریض کے ناک میں ٹپکایا تو وہ مریض تندرست ہوگیا۔(۳۱) اس تاریخی واقعہ میں ان حضرات کے لیے عبرت ونصیحت ہے جو تبرکات پر یقین نہیں رکھتے، تبرکات کا ذکر تو قرآن مجید میں بھی ہے۔(۳۲)

○

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز لباس پسند تھا، مگر سفید لباس سب سے زیادہ پسندیدہ تھا چنانچہ آپ کا ارشاد ہے:

چاہیے کہ تم سفید لباس پہنو، زندہ لوگ سفید کپڑے پہنیں اور اپنے مُردوں کو بھی سفید کفن دو کیوں کہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر ہے۔ (۳۳)

پاجامہ اور شلوار اگرچہ آپ نے استعمال نہیں فرمائے مگر ان کو پسند فرمایا اور خریدا بھی ہے(۳۴)...... کرتا اور شلوار ہمارا قومی لباس ہونا چاہیے اور بحمد اللہ ہمارا قومی لباس ہے بھی، مگر بعض مخصوص طبقے کے لوگوں کو تقاریب میں یہ لباس پہننا اچھا نہیں لگتا اور وہ اغیار کے لباس میں ملبوس نظر آتے ہیں...... اپنی چیزوں کو حقیر سمجھنا اور دوسرے لوگوں کی نامعقول چیزوں کو وقعت دینا زندہ قوموں کی نشانی نہیں، بیمار قوموں کی نشانی ہے...... ہم نے اپنے طور طریقے چھوڑ کر غیروں کے طور طریقے اپنا لیے ہیں لیکن اس عظیم قربانی کے باوجود کسی کے دل میں ہماری عزت نہیں۔ ؎

لو وہ بھی کہتے ہیں یہ بے ننگ و نام ہے
یہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو میں

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سادا اور ستھرا لباس پسند فرمایا، نہایت ہی نفیس لباس بھی پہنا، (۳۵)...... پیوند لگے کپڑے بھی استعمال فرمائے (۳۶) مگر ''لباس شہرت'' کو پسند نہیں فرمایا(۳۷)...... (یعنی ایسا غیر مسنون لباس جس سے کوئی مخصوص فرد یا جماعت دوسروں سے ممتاز نظر آئے اور جانی پہچانی جائے)...... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قسم کے جبے بھی استعمال فرمائے...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق آپ نے رومی جبہ زیب تن فرمایا، جس کی آستینیں تنگ تھیں، (۳۸) آپ کا ایک جبہ سبز سندس کا تھا دوسرا جبہ اطلس کا تھا، یہ تینوں جبے غزوات میں استعمال فرماتے تھے (۳۹)...... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا، جو، ان کی بہن اسما بنت ابی بکر نے

لے لیا تھا، وہ فرماتی ہیں میں اسے دھوکر اس کا دھون شفایابی کے لیے بیماروں کو دیتی ہوں (۴۰)......حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض تبرکات حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس بھی تھے، جو آپ نے ایک مخصوص مکان میں محفوظ کر کے رکھے ہوئے تھے؛ اور معززین کو زیارت کرواتے تھے (۴۱)......دُشمنانِ اسلام کی سازش یہ ہے کہ ہم کو حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے جُدا کر دیا جائے تا کہ لنگر ٹوٹ جائیں اور جہاز ڈوب جائے (معاذ اللہ!)......اللہ تعالیٰ! ہم کو دُشمنانِ اسلام کی سازشوں سے محفوظ رکھے، آمین! تا کہ ہم صحابۂ کرام اور صحابیات۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تبرکات کی قدر و منزلت کا احساس پیدا کریں۔

○

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طبعاً سادگی پسند تھے اور بالعموم سادا لباس استعمال فرماتے تھے......اگر چہ آپ شہر میں رہے مگر آپ نے دیہی معاشرت اور معیشت کو پسند فرمایا تا کہ دیہات سے آنے والے غربا و مساکین ملنے اور بات کرنے میں کوئی حجاب محسوس نہ کر سکیں، اور معیشت بھی مستحکم رہے، کیوں کہ خرچ میں افراط و تفریط معیشت کو کھوکھلا کر دیتی ہے......ہم پردے پر پردے ڈالے جارہے ہیں، طفلانہ پروٹوکول ایجاد کر کے غریب و امیر اور افسر و ماتحت کے درمیان دیواریں حائل کر رہے ہیں، پروٹوکول نہ ہو تو بڑی سے بڑی شخصیت کا آن کی آن میں بھرم کھل جائے، سارا تماشا "ہٹو بچو" کا ہے......اللہ تعالیٰ! ہمیں حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے آمین!......حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیرانہ زندگی بسر فرمائی، کسی چیز کے جوڑے دو نہیں ہوتے تھے...... نہ دو کرتے، نہ دو تہبند، نہ دو چادریں، نہ نعلین شریف کی دو جوڑیاں (۴۲) ......وصال مبارک کے وقت جسم شریف پر ایک پیوند لگی چادر اور ایک تہبند تھا (۴۳)......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قسم کھا کر فرمایا: آپ کے جسم مبارک پر ان دو کپڑوں کے علاوہ کچھ نہ تھا۔(۴۴)۔

ظاہر میں غریب الغرباء پھر بھی یہ عالم
شاہوں سے سوا سطوتِ سلطانِ مدینہ

اگر ہم اپنی حالت کا جائزہ لیں تو بعض حضرات کے اتنے جوڑے ہونگے کہ گنتے گنتے تھک جائیں......ذرا غور فرمائیں، حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جوڑا وہ بھی اتنا سادا!......یہی

حال ازواج مطہرات کا تھا......فقیر کے خیال میں آپ کی اور اہلِ خانہ کی یہ اختیاری مسکینی آپ کے معجزات میں (سے) ایک عظیم معجزہ ہے؛ جس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی......دُنیا میں رہ کر قدرت رکھتے ہوئے دُنیا سے اتنا بے تعلق ہو جانا نہایت ہی حیرت ناک ہے......تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں آتی......ہم خارقِ عادات باتوں کو تلاش کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی خارقِ عادت نہیں؟......ہماری فضول خرچیوں کا عالم یہ ہے کہ بقول ایک صحافی (مدیر ساحل مئی ۱۹۹۸ء) صرف ایوانِ صدر اور ایوانِ وزیر اعظم کا یومیہ خرچ ایک کروڑ روپیہ ہے......اسی پر ماتحت افسروں کی فضول خرچیوں کو قیاس کر لیں، جب تک یہ مرض نہیں جاتا بیمار صحت یاب نہیں ہوتا(۴۵)......جب تک اوپر سے حالات نہیں بدلتے، نیچے سے حالات نہیں بدل سکتے......زبانی جمع خرچ سے کچھ نہیں بنتا عمل سے انقلاب آتا ہے۔

○

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کرتا، عمامہ یا چادر استعمال فرماتے تو اس کا نام تجویز فرماتے اور نام ہی لے کر اس کو پکارتے......آپ نے دولت کدے کی ہر چیز کا نام تجویز فرمایا، آپ نے ہر وجود کی تکریم سکھائی......اپنے غلاموں کو کیسا ادب سکھایا کہ کسی نے نہ سکھایا ہوگا، ایسا ادب تو اس دور میں بھی نظر نہیں آتا جس کو ترقی وتہذیب کا دور کہا جاتا ہے......حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو دُعا پڑھتے، یہ دُعائیں احادیث شریفہ میں ملتی ہیں۔مثلاً

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةَ

(شکر ہے اللہ جل شانہ کا جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری طاقت وقوت کے یہ مجھ کو عطا فرمایا۔)

اللهم لك الحمد انت كسوتنيه اسئلك خيره و خير ما صنع له واعوذبك من شره وشر ما صنع له

(اے اللہ شکر ہے تو نے ہی یہ مجھے پہنایا۔ میں تجھی سے اس کی بھلائی کا اور جس غرض کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کر رہا ہوں اور اس کے شر سے اور جس غرض کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔)

الحمد لله الذی کسانی ما اواری به عورتی و اتجمل به فی حیاتی(۴۶)

(شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جن سے میں اپنا ستر ڈھانکتا

ہوں اور اپنی زندگی میں ان سے زینت حاصل کرتا ہوں۔)

لباس چوں کہ جسم و رُوح دونوں پر اثر انداز ہوتا ہے، اس لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے شر سے پناہ مانگ کر ایک عظیم نفسیاتی اور اخلاقی راز کی طرف اشارہ فرمایا...... آپ خالق کائنات کے محرم راز تھے......ہم گنہگاروں پر کس قدر احسان فرمایا؟

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے نعلین شریف استعمال فرمائی، (۴۷) آپ نے جوتی پہننے والے کو سوار اور جوتی پہننے والی کو سواری قرار دیا......

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے زَرد رنگ کی نعلین استعمال فرمائیں، سیاہ رنگ منع فرمایا (۴۸) البتہ سیاہ موزے استعمال فرمائے یہ سُنّت ہیں......کبھی کبھی عاجزی اور انکساری کی وجہ سے برہنہ پا بھی چلے (۴۹)...... یہ بھی سُنّت ہے۔

○

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند باندھنے اور شلوار پہننے کا یہ ادب سکھایا کہ وہ ٹخنوں سے اونچے رہیں۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں......

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری یا اپنی پنڈلی کا حصہ پکڑ کر فرمایا، یہ تہبند کی جگہ ہے (یعنی یہ تہبند کی حد ہے) اگر تجھے اس پر صبر نہیں تو اس سے نیچے کر لے، اگر اس پر بھی صبر نہیں تو تہبند کا ٹخنوں پر کوئی حق نہیں۔ (۵۰)

حدیث پاک کا آخری جملہ بڑا معنی خیز ہے اور سبق آموز ہے۔

''تہبند کا ٹخنوں پر کوئی حق نہیں۔''

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف انسانوں بلکہ اعضا کے حقوق کی بھی نشان دہی فرمائی اور دوسری طرف ملتِ اسلامیہ کو ''عمل تبذیر'' (بے جا فضول خرچی) سے بچایا جس کے کرنے والوں کو قرآن کریم نے شیطان کا بھائی کہا ہے......

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ (۵۱)

بے شک اُڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ (یعنی بلا ضرورت خرچ کرنے والے)

اسی لیے بقول شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ؛ فقہائے کرام کے نزدیک ازار کا ٹخنوں کے نیچے تک لٹکانا حرام اور خالص بدعت ہے، ہمارے شہری معاشرے میں ایسے لوگوں کی کثرت ہے......اس میں شک نہیں کہ مستحکم معیشت کا دارومدار کفایت پر ہے......حضور انور صلی

اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف فضول خرچی سے بچایا اور دوسری طرف ایک نفسیاتی روگ کا علاج فرمایا، کیوں کہ بالعموم وہی لوگ تہبند یا شلوار ٹخنوں سے نیچی رکھتے ہیں جن کو اپنی شان دکھانی ہوتی ہے، یا اپنی خلاف سُنَّت عادت کی اصلاح نہیں کرنا چاہتے، اگر ایسا نہ ہو تو اونچا کرنے میں کیا قباحت ہے؟ اور ٹخنوں سے نیچا رکھنے پر کیوں اصرار ہے؟...... عربوں میں یہ رواج تھا کہ لباس کا دامن لمبا رکھتے اور تہبند اتنا نیچا رکھتے کہ وہ زمین پر گھسٹتا ہوا چلتا، یہ بڑائی کی نشانی سمجھا جاتا، عربوں کے رؤسا اور امیر ایسا ہی کیا کرتے تھے، ہمارے یہاں بھی ہوا کرتا ہے، ایسے لوگوں کے لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

جو کوئی اپنا ازار (تہبند یا شلوار) فخر و غرور کے لیے گھسیٹ کر چلے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نظر نہیں اُٹھائے گا۔ (۵۲)

(یعنی اگر کوئی بغیر کسی عذر کے ایسا کرے گا؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہے گا۔)

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا تہبند پنڈلی تک ہوتا تھا اور فرمایا کہ میرے آقا و مولیٰ کا تہبند بھی اسی طرح ہوتا تھا......

جب یہ معلوم ہو گیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ شریفہ یہ تھی کہ؛ تو غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بحث کی کوئی گنجائش نہیں رہی، تہبند اور شلوار زیادہ سے زیادہ اسی حد تک رکھنا چاہیے جس کی آپ نے اجازت فرمائی، آخری حد ٹخنہ ہی ہے...... جہاں تک ٹخنوں سے اوپر اُڑسنے کا تعلق ہے تو اس میں کراہت اُسی وقت ہے جب اُڑسنے سے شلوار یا تہبند بدہیبت ہو جائے اور انسان غیر مہذب معلوم ہونے لگے، کراہت کی اصل وجہ لباس کا حسن و زیبائی سے محروم ہونا ہے..... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا لباس پسند نہیں فرمایا جس کی طرف نظریں اُٹھنے لگیں اور خواتین کے لیے ایسا کپڑا پسند نہیں فرمایا جس سے اندر کا بدن ظاہر ہو (۵۳)...... آپ نے شوخ رنگ بھی پسند نہیں فرمایا...... یہ بھی پسند نہیں فرمایا کہ عورتیں مَردوں کا لباس پہنیں اور مَرد عورتوں کا لباس پہنیں...... ایسے مَردوں اور عورتوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے (۵۴)...... آج کل لباس کے معاملہ میں مسلمان مَرد و عورت باغی معلوم ہوتے ہیں...... مَرد گھٹنوں سے اوپر نیکر پہننے لگے ہیں، پتلونیں تو عام ہیں، یہ بھی بے حیائی کے قریب ہیں، جس مقصد کے لیے کپڑا پہنا جاتا ہے وہ مقصد یہ نہیں کہ جسم کو غلاف مہیا کیا جائے بلکہ اصل مقصد جسم کو چھپانا ہے، سب سے تکلیف دہ بات یہ ہے کہ پتلون پہننے والے کے سر پر

ٹوپی اور چہرے پر داڑھی نہ ہوتو وہ مسلمان معلوم ہی نہیں ہوتا؛ جب تک یہ نہ بتایا جائے کہ یہ مسلمان ہے...... وہ مسلمان ہی کیا جو تعارف کا محتاج ہو......خواتین بھی بغاوت پر آمادہ ہیں، کاش! ان تک کوئی شفقت و محبت کے ساتھ قرآن کی اور اسلام کی باتیں پہنچائے، خواتین میں دین کی بڑی محبت اور تڑپ ہے، کوئی بتائے تو سہی......ہمیں مسنون لباس اور طریقوں کو اپنے گھروں، سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر عام کرنا چاہیے...... ہماری مقروض معیشت کے لیے سادگی بہت اہم ہے اور یہ جب ہی ممکن ہے جب ہم نفس کی پرستش چھوڑ کر اللہ کی عبادت کریں......کاش! ہمارے دلوں میں صداقت و سچائی گھر کر جائے اور دورنگی ختم ہوجائے، ہم تن کے ساتھ ساتھ من کو بھی سنوارنے لگیں تا کہ زندگی کا صحیح لطف آجائے......(آمین)

یک رنگی و آزادی اے ہمت مردانہ!

۱۴۱۹ھ
۱۹۹۸ء

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

☆☆☆

حواشی اور حوالے

۱۔-- قرآن حکیم، سورۂ اعراف، آیت نمبر ۲۰
۲۔-- قرآن حکیم، سورۂ اعراف آیت نمبر ۲۰۔۲۱
۳۔-- قرآن حکیم، سورۂ طٰحٰہ، آیت نمبر ۱۲۱، سورہ دخان، آیت نمبر ۵۳
۴۔-- قرآن حکیم، سورۂ حج آیت نمبر ۲۳، سورۂ فاطر، آیت نمبر ۳۳
۵۔-- قرآن حکیم، سورۂ اعراف، آیت نمبر ۲۶
۶۔-- قرآن حکیم، سورۂ انبیا، آیت نمبر ۸۰
۷۔- قرآن حکیم سورۂ فرقان، آیت نمبر ۴۷
۸۔-- قرآن حکیم، سورۂ نباء، آیت نمبر ۱۰
۹۔-- سلیمان ندوی: سیرۃ النبی، ج ۲، اعظم گڑھ ۱۹۵۳ء، ص ۸۴۴
۱۰۔(ا) محسن فانی، دبستان مذاہب، بمبئی ۱۸۲۶ء
(ب) ڈاکٹر تاراچند، تمدن ہند پر اسلامی اثرات (ترجمہ اردو) لاہور ۱۹۶۴ء، ص ۱۵۱
۱۱۔-- سنن ترمذی، ابواب الاستیندان رباب ماجاء فی حفظ العورۃ
۱۲۔- سنن ترمذی، باب ماجاء فی الستیندان

۱۳۔ غلام رسول سعیدی، شرح مسلم شریف، ج ۳، ۹۸
۱۴۔ بزرگ بن شہریار، عجائب الہند (بحوالہ ہندوستان عربوں کی نظر میں مولفہ مسعود عالم ندوی، مطبوعہ اعظم گڑھ ۱۹۲۰ء صفحہ ۲۰۵)

نوٹ: یہ حدیث پاک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔اس میں کئی باتیں قابل توجہ ہیں:

(۱)۔ پہلی بات یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ ''ہم آپ کی مثل نہیں'' پھر کسی کا یہ دعویٰ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مثل ہیں کتنا بڑا دعویٰ اور کتنی بڑی گستاخی ہے...... یہ دعویٰ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی نہ کیا۔ ذرا غور تو فرمائیں!

(۲)۔ دوسری بات یہ کہ اس حدیث پاک سے پتہ چلتا ہے کہ سورۂ فتح کی آیت نمبر ۲ ر میں لذنبك میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے 'ذنب' کی نسبت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فرمائی جس پر آپ ناراض ہوئے، یعنی ناراضگی کے آثار چہرے سے ظاہر ہوئے یعنی سخت ناراض ہوئے، بظاہر یہ ناراضگی کا محل نہ تھا، ناراضگی بتاتی ہے کہ آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ذنب سے اپنی نسبت کو پسند نہ فرمایا، پھر اور حضرات کا کیا ذکر کیا جائے؟ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شعر میں اس راز سے پردہ اُٹھایا ہے ۔

نال الشّرفا واللہ عفا
عما سلف من امته

(کشف العرفان، کراچی، ص ۴۰)

(۳) تیسری بات یہ کہ ناراضگی کے بعد جلال کے عالم میں فرمایا...... ''میں تم سب سے زیادہ متقی ہوں اور تم سب سے زیادہ اللہ کا علم رکھنے والا ہوں''...... یعنی خطاء و قصور تو جہل و لاعلمی کی وجہ سے سرزد ہوتا ہے، جو ذات نہ صرف اشیا بلکہ خالق اشیا کا علم رکھتی ہو، جہاں علم ہی علم ہو، جہاں تقویٰ ہی تقویٰ، وہاں خطا و لغزش تو کجا خلافِ اولیٰ کا بھی گزر نہیں۔

ایک اور حدیث پاک میں فرمایا ''اور جن چیزوں سے بچنا چاہیے ان کا سب سے زیادہ جاننے والا ہوں''

(شرح مسلم شریف، ج ۳، ص ۹۹)

ان احادیث کا ماحصل یہ ہے کہ جو ذات سب سے زیادہ متقی جو سب سے زیادہ ان چیزوں کا علم رکھتی ہو جس سے بچنا چاہیے، جو نہ صرف چیزوں کا بلکہ چیزوں کے خالق کا سب سے زیادہ علم رکھتی ہو، کسی انسان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ ''ذنب'' کی نسبت اس سے کرے۔ ہاں مولیٰ تعالیٰ مختار ہے، وہ اس کے محبوب ہیں، جس طرح چاہے فرمائے، حریم ناز کی باتیں کسی سے کہی نہیں جاتیں اور کوئی سمجھے تو کیا سمجھے، یہاں کا عالم عقل و دانش سے وراء الوراء ہے۔ مسعود

۱۵۔ قرآن حکیم، سورۂ تکاثر، آیت نمبر ۱۔۲
۱۶۔ ابی عیسیٰ بن سورۃ الترمذی، شمائل ترمذی (ترجمہ محمد امیر شاہ گیلانی، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۸۷، الاتحاف الربانیہ شرح شمائل المحمدیہ، ص ۹۳)
۱۷۔ ابوداؤد شریف، ج ۲، ص ۲۰۳، مرقات، ج ۱۸، ص ۲۵۵
۱۸۔ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۰۴۸ (ترجمہ اردو، کراچی)
۱۹۔ کنز العمال، ج ۱۵، ص ۳۰۵
۲۰۔ شعب الایمان، ج ۵۰، ص ۱۷۵، فیض القدیر شرح جامع الصغیر، ج ۵، ص ۲۴۶
۲۱۔ قاضی عبدالسلام، لباسِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، (غیر مطبوعہ)، ص ۴۸

۲۲۔ شمائل ترمذی شریف، ص ۸۳
۲۳۔ شمائل ترمذی شریف، ص ۹۰
۲۴۔ المسند، ج ۶ ص ۷۹۶، بخاری شریف، ج ۲، ص ۸۷
۲۵۔ سیرۃ الحلبیہ، ج ۳، ص ۴۵۱
۲۶۔ شمائل ترمذی شریف، ص ۹۷۔۹۸۔ ملاعلی قاری، جمع الوسائل، ج ۱، ص ۱۱۵
۲۷۔ الوفاء، ص ۷۲۷ سبل الھدیٰ والرشاد، ج ۷، ص ۳۱۲

نوٹ: ۱۹۹۴ء میں حجاز کے مشہور عالم اور شیخ وقت محمد علوی مالکی دامت برکاتہم العالیہ نے مدینہ منورہ میں اِس فقیر کو از راہِ شفقت و کرم سبز چادر عطا فرمائی اور اپنے دستِ مبارک سے پہنائی جس کو خرقہ لباس کہا جاتا ہے اور جو موصوف کے خاندان میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسوب ہے۔

۲۸۔ شمائل ترمذی شریف، ص ۹۹۔۱۰۰
۲۹۔ شمائل ترمذی شریف، ص ۱۰۳
۳۰۔ ابن ماجہ، ص ۲۶۲
۳۱۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ، ج ۲، کراچی، ص ۱۰۴۹
۳۲۔ قرآن کریم، سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۲۴۸
۳۳۔ شمائل ترمذی شریف، ص ۱۰۱
۳۴۔ ابن ماجہ، ص ۲۶۴
۳۵۔ طبقات ابن سعد، ج ۱، ص ۴۶۱
۳۶۔ مشکوٰۃ شریف، ص ۳۷۳، شرح مسلم، ج ۶، ص ۳۸۴، ابوداؤد شریف، ج ۲، ص ۲۰۳
۳۷۔ مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۸۲۲۸، ابن قیم، زادالمعاد (خلاصہ اردو) ۱۹۲۴ء
۳۸۔ شمائل ترمذی شریف، ص ۱۰۴
۳۹۔ مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۰۴۷
۴۰۔ مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۰۴۸
۴۱۔ مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۴۹
۴۲۔ شمائل ترمذی شریف، ص ۸۸۔۸۹، مواھب اللدنیہ، ص ۵
۴۳۔ مشکوٰۃ شریف، ص ۳۷۳، شرح مسلم شریف، ج ۶، ص ۳۸۴
۴۴۔ شرح مسلم شریف، ج ۶، ص ۳۸۴، ابوداؤد شریف، ج ۲، ص ۲۰۳
۴۵۔ **نوٹ:** شکر ہے یکم صفر المظفر ۱۴۱۹ھ/ ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو..................وزیر اعظم پاکستان نے اپنی نشری تقریر میں یہ اعلان فرمایا کہ وہ سادگی اختیار کریں گے اور ایوان وزیر اعظم کو عوام کے لیے وقف کر دیں گے اور صدر پاکستان بھی ایسا ہی کریں گے......خدا کرے ایسا ہی کریں! مسعود
۴۶۔ سلیمان ندوی، سیرۃ النبی، ج ۶، ص ۸۴۹، حصن حصین، کراچی، ص ۱۵۷
۴۷۔ مسلم شریف، ج ۲، ص ۱۹۸
۴۸۔ قاضی محمد عبدالسلام، لباسِ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۹۔۱۰

۴۹۔ مناوی شرح شمائل ترمذی، ص ۱۵۸
۵۰۔ ابن ماجہ، ص ۲۶۴
۵۱۔ - قرآن حکیم، سورۂ اسراء، آیت نمبر ۲۷
۵۲۔ سلیمان ندوی، سیرۃ النبی، ج ۶، ص ۸۷۴
۵۳۔ طبقات ابن سعد، ج ۸، ص ۵۰، احمد بن حنبل شیبانی، المسند، ج ۶، ص ۲۹۶۷
۵۴۔ بخاری شریف، ج ۲، ص ۸۷۴، ترمذی شریف، ص ۳۹۶، ابوداؤد شریف، ص ۱۱۴

☆☆☆

ابرِ کرم گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ

ابرِ کرم گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دونوں حرم ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے انوکھا موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سب سے نرالی کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سب کی نظر ہے سوئے کعبہ
کعبہ تکے ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کعبے کو کس نے بنایا قبلہ
کعبے کا کعبہ روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سجدۂ سر ہے سوئے کعبہ
سجدۂ دل ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سارے چمن میں کس کی خوشبو
خوشبو ہے خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کس کی چمک ہے پیکرِ گل میں
گل میں کھلا ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دھارے چلے ہر انگلی سے ان کی
دیکھو وہ نکلی جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کس کا مو دیتا ہے گواہی
موئے محمد، موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

زندہ ہے واللہ! زندہ ہے واللہ!
جانِ دو عالم روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رشکِ طیبہ کیا ہے دکھاؤں
دیکھو قدِ دل جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بھینی بھینی خوشبو لہکی
کھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یہ رہ مہکی وہ رہ مہکی
کھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اخترؔ خستہ چل دے جناں کو
باغِ جناں ہے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆

مالیگاؤں میں فلاحی وعلمی مرکز کی تعمیر کا عظیم منصوبہ

اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر

سرپرست

علامہ قمر الزماں اعظمی (ورلڈ اسلامک مشن)

علامہ محمد ارشد مصباحی (اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، مانچسٹر)

- فلاحی خدمات
- لائبریری
- تربیتی کلاسیس
- تصنیف وتالیف
- اشاعت وترسیلِ کتب
- کمپیوٹر سینٹر
- دعوت وتبلیغ

الحمدللہ! ان مقاصد کی تکمیل کے لیے مالیگاؤں کے قلب میں زمین خریدی جا چکی ہے۔
تعمیری کام کے لیے نقد وتعمیری اشیا کی ضرورت ہے۔ اصحابِ خیر وعلم دوست احباب توجہ فرمائیں۔

رابطہ

غلام مصطفیٰ رضوی	:	9325028586
فرید رضوی	:	9273574090
معین پٹھان	:	7588815888

رابطہ

نوری مشن، معرفت: مدینہ کتاب گھر، مدینہ مسجد، آگرہ روڈ، مالیگاؤں (انڈیا)

noori_mission@yahoo.com

Al-Mukhtar Publications @ 9096957863